SYED QUTB A MULTI-DIMENSIONAL PERSONALITY

سید قطب ایک ہمہ جہت شخصیت

Muhammad Fakhar Moeen, Lecturer, Dept of Arabic Language, NUML, Islamabad. fmoeen@numl.edu.pk ,https://orcid.org/0000-0001-6828-9750
Muhammad Nasir Mustafa, Lecturer, Dept of Arabic Language and Islamic, University of Sargodha. nasir.mustafa@ous.edu.pk ,https://orcid.org/0000-0001-7070-6437
ABSTRACT:
Sayyad Qutb is a personality who has influenced many through his views and ideologies. He was an Egyptian author, educator, Islamic theorist, poet and leading member of Muslim Brotherhood. He has written many articles, novels, literary arts critique and works on education. He is best known in the Muslim world for his work on what he believed to be the social and political role of Islam. This study aims to focus on his life and important aspects of his works. First section will discuss his life in summarized way whereas the second section deals with his works.
KEYWORDS: *Sayed Qutb, Egyptian contemporary literature, modern literature, Muslim Brotherhood.*

سید قطب ایک متنوع شخصیت کے مالک تھے جن کے افکار وآراء سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے۔ وہ ایک ادیب مفکر مفسر قرآن اور ادب کے ناقد تھے۔ کچھ عرصے کے لئے اخوان مسلمین کی قیادت بھی کی۔ انکی خودنوشت جدید عربی ادب کی بہترین تخلیق ہے۔ اس مقالے میں انکی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس مقالے کو دو مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں ان کی زندگی سے اور انکے اہم کار ہائے نمایاں پر بحث کی گئی ہے۔

حیات سید قطب:

سید قطب ابراہیم حسین الشاذلی مصر کے صوبے اسیوط کے گاؤں موشہ میں آٹھ اکتوبر 1906 کو پیدا ہوا اور ایک دینی گھرانے میں تربیت پائی۔[1] آپ اپنی ہمشیرہ کے بعد سب سے بڑے بیٹے تھے آپکی والدہ اور ہمشیرہ آپکا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں، وہ اپنی خودنوشت میں اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں: "اس بچے کی تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا اور اسکی جسمانی اور اخلاقی پاکیزگی کے لئے اسے گلی میں کھیلنے کی اجازت نہ دی جاتی۔ "[2].

وہ ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جس کے افراد کا آپس میں رشتہ محبت پر قائم تھا۔ انہوں نے دینی ماحول میں وقت گزارا۔ ان کے والدین کا انکی تربیت میں بہت حصہ اور اثر تھا جس کی وجہ سے وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میں پلے بڑے۔ وہ بچپن سے ہی نمازوں کی ادائیگی مسجد میں کرنے کو بہت اہمیت دیتے۔[3] سید قطب گاؤں کے دوسرے گھرانوں کے مقابلے میں ایک خوش حال گھرانے میں پلے بڑے وہ اس بارے میں لکھتے ہیں: "اس کے والد گھر کے سربراہ تھے جن کے سر پے گھرانے کے نام ومقام کی حفاظت تھا اور وہ بھی ایک ایسے وقت میں جب انکے پاس وراثت سے انکے حصے کی زمین محدود تھی انہوں نے اپنی خاندانی مجموعی دولت کو مد نظر رکھ کے کبھی گزارا نہیں کیا بلکہ کوشش کی کہ گاؤں میں سفید پوشی کا بھرم قائم رہے اور مزید براں وہ مہمان نوازی میں فضول خرچی کی حد تک فیاض تھے جس کے اخراجات انکی خاندانی دولت برداشت نہیں کر سکتی تھی لیکن انہوں نے ان سب صعوبتوں کے باوجود اپنی حیثیت کو آخری وقت تک برقرار رکھا"[4] ان کے والد گاؤں کی ایک اہم دینی شخصیت تھے جو کے اپنی زمینوں کی زراعت پے توجہ دیتے تھے اور غریبوں پر ترس کھاتے انکے کے

ساتھ بھلائی کرتے جس کے نتیجے میں وہ اپنے حصے کے اناج کو بیچنے پر مجبور ہو جاتے۔[5] محمد توفیق برکات اس حوالے سے ذکر کرتے ہیں : "آپ خرچ کرنے میں فیاض تھے اور انکی زندگی کا پہیہ چلانے کے لئے سارا انحصار اپنی زمینوں پر ہی تھا کسانوں کو اپنی زمین میں اجرت پر کام دیتے لیکن اس کے باوجود انکے خرچے انکے محصولات سے مطابقت نہ رکھتے تھے تو انکوں اپنے اخراجات کی وجہ سے قرضوں کے بوجھ سے نکلنے کے لئے اپنی زمینوں کے کچھ حصوں کو بیچنا پڑتا تھا۔[6]

آپکی والدہ بھی ایسے ہی ایک خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور انکے خاندان کی بھی وہی مالی صورت حال تھی جو انکے والد کے خاندان کی تھی، بلکہ اس سے بھی زیادہ بری تھی کیونکہ سید قطب کے دو ماموں کا جامعہ ازہر میں چلے جانا - جو کہ امیر دیہاتی خاندانوں کا ایک طریقہ کار تھا- انکے خاندان کی وجاہت اور علمی پختگی کا سبب بنی۔[7] انکی والدہ کے خاندان کا اپنے بیٹوں کو قاہرہ جامعہ ازہر بھیجنا انکے خاندان کی عزت میں مزید اضافے کا سبب تھا۔ انکی والدہ بھی ایک فیاض خاتون تھی وہ اپنے گھر قرآن پاک پڑھنے کے لئے آنے والے اور انکے کھیتوں میں کام کرنے والے غریب مزدوروں کے لئے خود کھانا تیار کرتیں بلکل اسی طرح جس طرح وہ اپنے گھر والوں کے لئے کھانا بناتیں۔[8] اور اپنے بیٹوں کی تربیت پے انکی خاص توجہ ہوتی خاص طور پے سید قطب کا بہت خیال رکھیتں۔ کیونکہ وہ بیٹی کے بعد بڑا بیٹا تھا اور اس کے اندر ایمانی صفات پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہتیں تاکہ وہ مستقبل کا ایک ذمہ دار عزت دار اعتدال پسند مرد بن سکے۔ وہ اسے وقت سے پہلے مرد بنانا چاہتیں تھی۔[9] سید قطب نے ایک متوسط عزت دار گھرانے میں پرورش پائی۔ اس گھرانے نے انکو گاؤں کے سکول میں داخل کروایا اور انہوں نے پڑھائی میں شاندار کارکردگی دیکھائی۔ وہ ادبی کتب کا بکثرت مطالعہ اپنے ذاتی میلان اور اساتذہ کی کوششوں کے نتیجے میں کرتے۔ گاؤں کے لوگ ان کے شاندار مستقبل کو اس وقت سے دیکھ رہے تھے۔[10]

اسی طرح انکے اور انکے والد کے درمیان مشترکہ عادت ان دونوں کا روزانہ اخبار کا مطالعہ تھا جس کو سننے کے لئے پورا گاؤں انکے گھر جمع ہو جاتا۔ یہ سارا عمل ان کے لئے ایک تجربہ کی حیثیت رکھتا تھا جس کو وہ اپنی یادداشت میں دوسرے کہی تصورات کے ساتھ محفوظ کر لیتے۔۔[11] دس سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اس کے بعد کے چار سال پرائمری سکول میں پڑھتے رہے انکو قرآن کریم خوب اچھی طرح یاد تھا جس کا اندازہ انکے اپنے ہم جماعتوں کو اپنے حفظ کا چیلنج دینے سے لگایا جاسکتا ہے۔[12] آپ کا بچپن گاؤں میں ہی گزرا، ادھر ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر 1961 میں قاہرہ چلے گئے اس وقت آپ کی عمر دس برس تھی اور ایلیمنٹری سکول میں داخلہ لے لیا اور وہاں تین برس تعلیم حاصل کی اور وہاں سے مہارت کی شہادت حاصل کرنے کے بعد دار العلوم میں 1925 میں داخلہ لیا پھر دار العلوم کالج میں 1929 میں داخلہ لیا پھر 1933 میں آرٹس میں گریجوئشن کی ڈگری حاصل کی۔[13] آپ کے گھر کے ماحول اور تربیت نے آپ کی زندگی کے ہر موڑ پر مدد کی آپ علوم دینیہ وعربیہ پے خاطر خواہ دسترس رکھتے تھے آپ کے پاس تاریخ جغرافیا فلسفہ طبیعات حساب اور ایسے بہت سے موضوعات کے حوالے سے معلومات کا خزانہ تھا اور آپ پڑھائی میں محنت اور فہم کو خاص اہمیت دیتے اس وجہ سے آپ اپنے سارے ہم جماعتوں سے آگے نکل گئے اور اساتذہ کی قربت اور توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، آپ کو مطالعہ کے اس درجہ شوق تھا کہ کوئی بھی تحریر سامنے آتی تو پڑھے بغیر نہ چھوڑتے۔

آپ بہت سے ادباء سے فکری ادبی حوالے سے متاثر ہوئے خاص طور پے عباس محمود العقاد کی شخصیت سے متاثر تھے جن کی شخصیت علم فنی آراء شعری تنقید اور کتب خانہ سے انہوں نے بہت استفادہ کیا۔ سید قطب کی دلچسپی طویل عرصہ فنی ادب سے رہی اور انکی ابتدائی زندگی کی تربیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا تھا کہ انکا سفر اسلامی منہج پر شروع ہوگا۔ انہوں نے اپنے ادبی وفکری روابط کے بعد اپنے

تعلق کو قرآن کریم سے استوار کیا اور شیخ عبدہ اور شیخ رشید رضا 1948 کے ساتھ منسلک ہو گئے وہ دونوں اسلامی رجحان رکھنے والی شخصیات تھیں جنھوں نے اسلام کا پرزور دفاع کیا اور معاملات زندگی میں اس کی طرف رجوع کی طرف بلایا اور اسلامی نظام کی خوبیوں کو اجاگر کیا۔[14]

سید قطب نے وزارت مذہبی امور کے مدارس میں بطور مدرس تقریباً چھ سال 1933 سے بعد کے عرصے میں کام کیا 1940 میں وزارت مذہبی امور منتقل ہو گئے آپ نے مختلف عہدوں پے خدمات سرانجام دیں تعلیمی سرگرمیوں پر نگرانی کے فرائض بھی باحسن خوبی ادا کئے، وزارت نے انہیں تعلیمی نصاب سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ایک عملی میدانی تربیتی مشن پر امریکا بھیجا وہ وہاں پے 1948 سے 1950 کے دوران دو سال رہے، انکے سفر کا مقصد امریکا کے تعلیمی نظام، نصاب تعلیم اور مغربی ثقافت سے آگاہی حاصل کرنا تھا۔ انکو اس سفر کے دوران امریکی تہذیب کے کھوکھلے پن کا ادراک ہوا وہ اس نتیجے پے پہنچے کہ یہ تہذیب قابل ذکر اقدار سے خالی ہونے کی وجہ سے اسکی کوئی بھی خوبی مشرقی معاشرے میں منتقل نہیں کی جاسکتی۔ وزارت مذہبی امور میں انیس سال کی ملازمت کے بعد افسران بالا سے اختلاف کے سبب اپنا استیفا 1952 کے انقلاب کے کچھ مہینوں بعد پیش کر دیا۔[15] انہوں نے اپنے امریکی سفر کے تاثرات "امریکا جیسے میں نے دیکھا" نام سے موسوم کتاب میں تحریر کئے لیکن وہ کتاب چھپ نہ سکی مگر اس کا ایک جز مجلّہ الرسالہ میں چھپا۔

سیاسی زندگی:

"مصر میں سیاسی حالات کبھی کبھار بگاڑ کا شکار بھی ہوتے دیکھے گئے 1952 میں انقلابیوں کے ہاتھوں جب بادشاہ فاروق نکالا گیا تو ملکی سیاسی حالات دگرگوں تھے۔ عبد الناصر کے ہاتھوں انقلاب کے بعد سیاسی حالات میں بادشاہی دور سے کوئی بھی سیاسی زندگی میں بادشاہت کے بنسبت کوئی بہتری نہ آسکی، جہاں بدعنوانی نے اسکو خراب کیا اور ظالموں رشوت خوروں اور نفع اٹھانے والوں کے گروہ نمودار ہوئے اور سیاسی حالات درگوں ہو گئے یہاں تک کے 1967 کی شکست وقوع پذیر ہو گئی۔"[16].

مصر کی اس سیاسی اور معاشرتی صورت حال میں سید قطب قران کریم کے زیادہ قریب ہوتے چلے گئے اور بدعنوانی اور سیکولرزم سے دور ہوتے چلے گئے اور اس قربت کا اثر تھا کے انہوں نے اپنی سیاسی زندگی وفد پارٹی سے شروع کی اور اس فیصلے میں انکے ماموں احمد حسین عثمان اور استاذ عباس محمود العقاد کا بھی کردار تھا۔ وفد پارٹی کے ساتھ سید قطب کافی عرصہ رہے، اس جماعت پر انکا اعتماد اس وقت متزلزل ہوا جب انکے رہنما مصطفیٰ النحاس نے انگریزوں کے مطالبے پر 1942 میں وزارت تشکیل دی اس کے بعد کے اس استعمار کے ٹنکوں نے عابدین قصر کے دروازوں کو توڑ دیا تھا۔ اس واقعہ نے سید قطب پے بہت اثر ڈالا، اور وہ اس جماعت سے الگ ہو گئے، اس کے بعد وہ سعدیین پارٹی میں شامل ہو گئے اور وہ وفد پارٹی سے الگ ہونے والی ایک پارٹی تھی پھر اسے بھی چھوڑ دیا اور دس سال بغیر کسی سیاسی وابستگی کے گزار دئے اور ساری پارٹیوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی کیونکہ انکو ان پارٹیوں میں کوئی نئی چیز نہیں ملی جس کے لئے جوش وخروش پیدا کیا جائے اور جس کی خاطر کام کیا جائے۔[17].

پھر اخوان المسلمین کے قریب ہو گئے انقلاب جولائی 1952 کے بعد جب انکے اور انقلابیوں کے درمیان اختلافات شروع ہو گئے یہاں تک کے سید قطب کا سفر اس تنظیم کی طرف جاری رہا اور وہ 1953 میں اس تنظیم میں شامل ہو گئے اور اس کے ساتھ اپنی وابستگی برقرار رکھی اور ساری زندگی اس کے نصاب کے ساتھ کاربند رہے۔[18]. دو واقعات سید قطب کی زندگی میں انکے امریکا کے سفر کے دوران رونما ہوئے جنھوں نے ان کا نقطہ نظر اخوان المسلمین کے حوالے سے تبدیل کر دیا اور انکے اخوان المسلمین اسلام اور مسلمانوں کے لئے کام

کرنے کے عزم کے اعادے کا باعث بنا، پہلا واقعہ : حسن البناء کا قتل تھا جبکہ امریکا نے انکی موت کا جشن منایا اور سرکاری اخبار اور رسائل نے مغرب کے مشرق وسطی میں اول نمبر دشمن کی ہلاکت بارے خبریں اور مضامین شائع کیے۔

جبکہ دوسرا واقعہ انکی جون ہیورث دن بریطانیوی انٹیلی جنس اہکار سے انکے گھر انکے امریکی سفر کے دوران ہونے والی ملاقات تھی جس میں اس نے سید کو اخوان المسلمین سے خبردار کیا اور تنظیم کے حوالے سے اندر کی خبریں دیں اور ان سے درخواست کی کہ آپ جیسے پڑھے لکھے مصریوں کو اس تنظیم کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے اور اس کا سدباب کرنا چاہیے، بس سید قطب کو ان تنظیم کی دعوت میں اخلاص کی جھلک نظر آئی اور دشمنوں کی چالیں اس کے لئے بچھے ہوئی نظر آئی جس کے بعد انہوں نے اس میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔[19]

نظربندی:

سید قطب ان پہلے متاثرین میں شامل تھے جب مصری حکومت اور تنظیم کے درمیان تصادم شروع ہوا، وہ گرفتار ہوئے اگرچہ انکے تعلقات انقلابیوں سے بہت اچھے تھے، وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ ان دنوں میں بارہ گھنٹے سے زیادہ ان انقلابیوں اور ان کے ارد گرد لوگوں کے لئے کام کرتے تھے "[20] اور انہوں نے انکو بہت سے عہدوں کی پیش کش بھی کی لیکن انہوں نے ٹھکرادیا۔ منشیت حادثہ کے سید قطب کو نظام بدلنے کے کی کوشش میں شامل ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا جس میں عبد الناصر نے تنظیم پر 26 اکتوبر 1953 کو انکے قتل کی کوشش میں ملوث ہونے کا الزام لگایا، سید قطب کو 22 نومبر 1954 کو ٹرائل کے لیے لایا گیا اور عدالت نے انکو پندرہ سال کی قید کی سزا سنا دی پھر عراقی صدر کی ثالثی کے نتیجے میں ہونے والی کوششوں سے وہ 1964 کو رہا ہوئے۔ سید قطب ایام قید میں مختلف انواع کے تشدد کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان صعوبتوں کے باوجود انہوں نے تنظیم کی قیادت اور تصنیف و تالیف کا کام قید میں بھی جاری رکھا اور انکا تخلیق کردہ ادب جیل سے باہر چوری چھپے پہنچا۔[21] اور ان کتب میں "یہ دین" اور "اس دین کا مستقبل" اور "تفسیر الظلال" کے کافی اجزاء اور "راستے کے نشانات" شامل ہیں۔ بہت سو کا خیال ہے کہ انکی کتاب "راستے کے نشانات" شاہد انکی پھانسی کا سبب بنی۔[22]

جمال عبد الناصر نے 1965 میں موسکو دورے کے دوران اپنے قتل اور اپنی حکومت گرانے کی سازش کو بے نقاب کیا اور سارا الزام اخوان المسلمین اور اسکے قائد سید قطب پر ڈالا گیا۔ انکو تیسری دفعہ نو اگست 1965 کو گرفتار کیا گیا، انیس دیسمبر 1965 کو جنگی قید خانے میں تحقیق کا آغاز ہوا اور جیل میں شدید قسم کی اذیتیں برداشت کرنے کے بعد انقلابی عدالت نے انکی اور انکے دو ساتھیوں کی پھانسی کا حکم 21 اگست 1966 کو جاری کیا[23] عالم اسلام میں مظاہروں اور عراقی صدر عبد السلام عارف کی ثالثی کے باوجود اس عدالتی فیصلے پر اتوار شام 28 اگست 1966 کو عملدرامد کروادیا گیا۔

تالیفات سید قطب:

سید قطب نے بہت سی فکری و اسلامی و ادبی تصنیفات تخلیق کی جن میں نمایاں درجہ ذیل ہیں:

- فی ظلال القرآن الکریم (قرآن کریم کے سائیوں میں).
- مشاھد القیامۃ فی القرآن الکریم (قرآن کریم میں قیامت کے مناظر).
- التصویر الفنی فی القرآن الکریم (قرآن کریم میں فنی رسم نگاری).
- العدالۃ الاجتماعیۃ فی الإسلام (اسلام میں معاشرتی انصاف).
- السلام العالمی والإسلام (عالمی امن اور اسلام).

- المستقبل لہذا الدین (اس دین کا مستقبل) .
- ہذا الدین (یہ دین) .
- معالم فی الطریق (راستے کے نشانات) .
- طفل فی القریۃ (گاؤں کا بچہ) .
- معرکتنا مع الیہود (یہودیوں کے ساتھ ہماری جنگ) .
- مقومات التصور الاِسلامی (اسلامی تصور کے بنیادی اصول) .
- مہمۃ الشاعر فی الحیاۃ (زندگی میں ایک شاعر کا مشن) .
- النقد الأدبی: اِصولہ و مناہجہ (ادبی نقد کے اصول و طریقے) .
- الشاطئ المجہول ــ دیوان شعر (نامعلوم ساحل۔ شعری دیوان) .

ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم سید قطب کی تصانیف کو تین اقسام میں تقسیم کریں جن میں:

- اسلامی تصانیف۔
- ادبی تصانیف۔
- تنقیدی تصانیف۔

اسلامی تصانیف:

سید قطب نے ایک عظیم اسلامی ادب ورثہ میں چھوڑا جن میں شامل ہے:

- التصویر الفنی فی القرآن الکریم (قرآن کریم میں فنی رسم نگاری) .
- فی ظلال القرآن (قرآن کریم کے سائیوں میں) .
- خصائص التصور الاِسلامی (اسلامی تصور کی خصوصیات) .
- معالم فی الطریق (راستے کے نشانات) .

ادبی تصانیف:

سید قطب نے اپنا ادبی سفر عباس محمود العقاد کے مکتب فکر سے شروع کیا اور بہت سی کتب شعر اور قصہ کے میدان میں اپنے لکھیں جن میں:

-الشاطئ المجہول (نامعلوم ساحل سمندر پہلا چھپا ہوا شعری دیوان مطبوع .

-المدینۃ المسحورۃ (قصۃ خیالیۃ) (جادو کا شہر خیالی کہانی) .

-اِشواک (قصۃ رومانسیۃ) (کانٹے رومانوی کہانی) .

-طفل من القریۃ (السیرۃ الذاتیۃ) (گاؤں کا بچہ خود نوشت) .

-لماذا اِعدمونی؟ (مجھے کیوں پھانسی دی گئی؟ یہ وہ دستاویز ہے جس کو انہوں نے اپنے ہاتھ سے فوجی قید خانے میں لکھا لیکن یہ نامکمل ہے) .

تنقیدی تصانیف:

سید قطب شروع ہی سے تنقید اور تجزیہ کے میدان میں کام کیا اور کہی تنقیدی مضامین اخباروں اور رسائل میں تحریر کیں اور بہت سے لیکچرز ادبی پلیٹ فارمز میں تنقید کے موضوع پر دیئے۔ اور انکے لیکچرز اور مضامین نے مصنفین اور دانشوروں کی توصیف حاصل کی۔ انہوں نے تنقید کے میدان میں بہت سی قیمتی کتب تصنیف کیں۔ جن میں :

- النقد الأدبي إصوله ومناہجہ (ادبی تنقید اسکے اصول اور طریقے)۔
- طہ حسین کی کتاب "مستقبل الثقافة فی مصر" مصر میں ثقافت کا مستقبل پر تنقید کی۔
- کتب وشخصیات (کتابیں اور شخصیات)۔

خلاصہ کلام

سید قطب کی شخصیت ایک ہمہ جہت شخصیت ہے جو اپنے افکار سے بہت سو کو متاثر کرنے میں کامیاب ہوئی۔ انہوں نے بہت سا ادب تخلیق کیا۔ وہ ایک ادیب مفکر مفسر قرآن اور ادب کے ناقد تھے۔ کچھ عرصے کے لئے اخوان مسلمین کی قیادت بھی کی۔ انکی خودنوشت جدید عربی ادب کی بہترین تخلیق ہے۔

سید قطب ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ان کے والدین کا انکی تربیت میں بہت گہرا اثر تھا آپ کے والد گاؤں کی ایک اہم دینی شخصیت تھے جو کے اپنے زمینوں کی زراعت پے توجہ دیتے تھے اور غریبوں کے ساتھ بھلائی کرتے۔ آپکی والدہ بھی ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتی تھی سید قطب ایک متوسط عزت دار گھرانے میں پرورش ہوئی دس سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا آپ کا بچپن گاؤں میں ہی گزرا، پھر قاہرہ چلے گئے 1933 میں آرٹس میں گریجوئشن کی ڈگری حاصل کی۔ مطالعہ کا بہت شوق رکھتے تھے فکری ادبی حوالے سے عباس محمود العقاد سے متاثر تھے سیاست سے بھی وابستہ رہے پھر کنارکشی اختیار کر لی۔ شیخ عبدہ اور شیخ رشید رضا سے منسلک رہے وزارت مذہبی امور میں ملازمت کی اور امریکہ بھی گئے جہاں تعلیمی نصاب سے آگاہی حاصل کی اخوان المسلمین شامل ہوئے اور اس میں شمولیت کی وجہ سے کافی صعوبتیں برداشت کی کافی عرصہ نظر بند رہے کافی دفعہ گرفتار ہوئے آخری دفعہ انکے گرفتار کیا گیا اور انکو سزائے موت سنادی گی۔ انہوں نے بہت سے تصانیف علمی ادبی تنقیدی اسلامی میدان میں لکھیں انہوں نے علمی میدان میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

حوالہ جات

---

[1] سید قطب ولادت سے شہادت تک، صلاح عبد الفتاح الخالدی، دار القلم، دمشق 1999، ص.: 15

[2] خودنوشت (طفل من القریة) سید قطب ص.: 33

[3] سید قطب ولادت سے شہادت تک صلاح عبد الفتاح الخالدی ص.: 55

[4] سید قطب لیوسف العظم ص.: 23-24

[5] سید کے ساتھ انکی سیاسی و دینی فکر میں مصنف مہدی فضل اللہ، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولی 1398ھ، 1978م، ص.: 43

[6] سید قطب کی زندگی اور تنظیم میں انکا انداز عمل بقلم محمد توفیق برکات، الناشر: دار التوحید بیروت لبنان، الطبعة الثانية ص.: 9

[7] سید قطب مصنف یوسف العظم ص.: 23-24

[8] خودنوشت (طفل من القریة) ص.: 166

[9] خودنوشت (طفل من القریۃ) ص: 173-180

[10] سید قطب کی زندگی اور تنظیم میں انکا انداز عمل بقلم محمد توفیق برکات – الناشر: دار التوحید بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ص: 9

[11] شہید سید قطب انکی زندگی علمی کام اور مکتب فکر، تألیف یوسف العظم، الناشر: دار العلم، دمشق، بیروت، الطبعۃ الأولی 1400ھ-1970م ص: 21

[12] سید قطب کی زندگی اور تنظیم میں انکا انداز عمل، محمد توفیق برکات، دار التوحید بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ص: 9 طفل من القریۃ لسید قطب ص: 41-43

[13] سید قطب کی زندگی کے فکری مراحل حسن بن محمود، دار الجبہۃ للنشر والتوزیع، 2008 ص: 6

[14] سید قطب خلاصہ حیات برکات ص: 14

[15] سید قطب کی زندگی کے فکری مراحل حسین بن محمود، دار الجبہۃ للنشر والتوزیع، 2008، ص: 6 سید قطب خلاصہ حیات بقلم محمد توفیق برکات – الناشر: دار التوحید بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ص: 9

[16] سید قطب بطور ادیب و ناقد و مبلغ و مجاہد و مفکر مصنف صلاح عبد الفتاح الخالدی، الطبعۃ الأولی 1421ھ 2000م، دمشق، دار القلم، ص: 109

[17] سید قطب ایک زندہ شہید دکتور صلاح عبد الفتاح الخالدی، طبعۃ 1، 1981م، مکتبۃ الأقصی، عمان، الأردن، ص: 100.

[18] سید قطب ولادت سے شہادت تک دکتور صلاح عبد الفتاح الخالدی، طبعۃ 4، 1981م دار الشامیۃ، بیروت، ص: 318.

[19] سید قطب کی زندگی کے فکری مراحل حسن بن محمود، دار الجبہۃ للنشر والتوزیع، 2008، ص: 8

[20] مجھے انہوں نے کیوں پھانسی دی مصنف سید قطب، الشرکۃ السعودیۃ للأبحاث والتسویق (جیل میں انکے ہاتھوں سے لکھے گئے خطوط بتاریخ 1965) ص: 13

[21] سید قطب زندگی اور ادبی کام عبد الباقی حسین، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الأولی 1986، ص: 17-47

[22] اسلامی جدید فکر کے بانی شہید سید قطب یوسف العظم، الطبعۃ الأولی، الدار السعودیۃ، 1400ھ 1980م، ص: 164

[23] تنظیم اخوان المسلمین اور جدید اسلامی تبلیغ کے بڑے ناموں میں سے، ایڈوائزر عبد اللہ العقیل، طبعۃ 1، 1426ھ، 2001م، مکتبۃ المنار الإسلامیۃ، الکویت، ص 656.

Biblography

Syed Qutb from Birth to Martyrdom, Salah Abdu Fatah Alkhaldi, Dar AlQilm, Damascus.
Autobiography by Syed Qutb Cairo, Egypt.
Syeb Qutb by Yousaf AlAzm.
Syed in his political and religious thinking, M. Taufeeq Barkat, Beirut, Lebanon.
Syed Qutb his life and working style in Muslim Brotherhood by M. Taufeef Barkat. Beirut, Lebanon.
Syed Qutb his life and school of Thought by Yousaf Alazm, Beirut, Lebanon.
Inteelluctual stages of the life of Syed Qutb by Hasan bin Mehmood, Egypt.
Syed Qutb summary of his life by Barakat Egypt.

Syed Qutb as a writer, critic, inviter to call of Allah, struggler and intellectual by Salah Abdu Fatah, Dar ul Qalm, Damascus.
Syed Qutb a living Mayrter by Salah Abdu Fatah, Amman, Jordan.
Why they killed me by Syed Qutb during his period of prison, Eygpt.
Syed Qutb life and his literary works by Abdul Baqi Hussain, Dar ul Wafa, Egypt.
Syed Qutb Founder of new Islamic thinking, by Yousaf Alazam Aldar Alsaudia, Kingdom of Saudia Arabia.
Syed Qutb a prominent name of Muslim Brotherhood and Islamic dawa.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)